قومی اسمبلی

ادارۂ الحق

شیعہ نصاب

کی علیحدگی کے بارے میں

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ کی

تحریکِ التواء تیسری بار مسترد کر دی گئی

اخبارات میں شیعہ نصاب دینیات کو الگ کر دینے کے بارہ میں حکومت کے بعض اخباری اعلانات سے جو بے چینی اور اضطراب پھیلا، اس کے بارہ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب ممبر قومی اسمبلی نے اسلام آباد اسمبلی میں شرکت کیلئے تشریف لے جانے سے قبل صدر محترم سے ایک اخباری بیان میں اپیل کی کہ قومی اتحاد اور ملکی سالمیت کی خاطر اس فیصلہ پر نظرثانی کی جائے۔ یہ بیان پشاور کے روزنامہ مشرق پشاور کے علاوہ کسی نے شائع نہ کیا۔ قومی اسمبلی کے اجلاس کے دوران آپ نے اس بارہ میں ایک تحریک التواء داخل فرمائی کہ اسمبلی میں اس مسئلہ پر عام بحث کی جا سکے۔ یہ تحریکِ التواء اور پھر اس موضوع پر مولانا عبدالحکیم صاحب ہزاروی کی تحریک سپیکر صاحب نے یکے بعد دیگرے خلافِ ضابطہ قرار دے کر مسترد کر دی۔ مگر شیخ الحدیث مدظلہٗ نے ۱۲ر اگست کو اجلاس شروع ہوتے ہی اس مسئلہ کو پھر اسمبلی میں اٹھایا اور تحریک کے استرداد پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے فرمایا:

کہ جناب سپیکر صاحب شیعہ نصاب کی علیحدگی اور اسلام کی تاریخ کو نئے سرے سے مرتب کرنے کی خبریں اخبارات میں آ چکی ہیں۔ اس فیصلے سے ۹۵ فیصد اہل سنت آبادی اور ملک کی قومی یکجہتی متاثر ہو سکتی ہے۔ بھائی چارہ ختم ہو جائے گا۔ ہمارے فکری اتحاد کو ٹھیس پہنچے گی۔ اور یہ بات سیاسی، اعتقادی، اقتصادی، فکری، مذہبی، ہر لحاظ سے ہمارے لئے نقصان دہ ہو گی ——— اس لئے جناب سپیکر میری تحریک پر بحث کی اجازت دیں۔

سپیکر:— اس پر ایک دفعہ فیصلہ ہو چکا ہے۔

مولانا عبدالحق:— جناب یہ ملک کا اہم مسئلہ ہے، ہم سب استحکام پاکستان کا حلف اٹھا

چکے ہیں۔ جہاں بھی ہمارے اتحاد میں شگاف پیدا ہوگا، ہمیں اس کو بند کرنے کی کوشش کرنا ہوگی۔ اس بات سے قوم میں انتشار پیدا ہونا لازمی ہے۔ اور مسئلہ بڑا اہم ہے اس لئے بحث کی اجازت دی جائے۔

سپیکر:- اسمبلی کے قواعد کے مطابق وہ ایک دفعہ رد ہو چکی ہے۔ اور رد ہونے کی وجوہات اسمبلی کے سیکرٹریٹ کے دفتر سے آپ کو مہیا کی جا سکتی ہے۔

★

تحریک مسترد ہوئی، مگر اس طرح اس اہم مسئلہ پر قومی اسمبلی کے ارکان تک بات پہنچ گئی، دوسرے دن ۲۲ر اگست کو جنگ، نوائے وقت، پاکستان ٹائمز وغیرہ میں بھی اس کا ذکر آیا۔ اس کے بعد ۲۲ر اگست ہی کو آپ نے نئے سرے سے تحریک التواء کو مرتب کرکے اسمبلی سیکرٹریٹ میں داخل فرمایا۔ جس پر بحث کی اجازت کا مسئلہ ۲۵ر اگست کو ایوان میں زیر بحث آیا۔ مگر سپیکر نے اسے بالآخر مسترد کر دیا جسکی تفصیل یہ ہے:

سپیکر صاحب:- مولانا عبدالحق صاحب! آپ نے دوسری دفعہ تحریک التواء ۲۲ کی تحریک کی ہے، یہ شیعہ نصاب کے متعلق ہے۔ آپ نہایت مختصر الفاظ میں قاعدہ کی رو سے یہ جواز پیش کریں کہ وہ کون سے قاعدہ اور ضابطہ کے تحت اسمبلی میں آسکتی ہے۔

مولانا صاحب:- جناب سپیکر صاحب! یہ تحریک قاعدہ ۵۲، ۵۳، ۵۴ کے تحت زیر بحث آسکتی ہے۔ ۵۲ یہ ہے کہ کسی حالیہ معاملہ کے متعلق ہو تو شیعہ نصاب کی تجویز حالیہ ہی ہے۔ ۵۳ یہ ہے کہ عوامی ہو تو میری تحریک کا جس معاملہ سے متعلق ہے، یعنی نصاب تعلیم اس کی لپیٹ میں شیعہ سنی پوری آبادی آسکتی ہے۔ اور ساری قوم پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اس لئے عوامی ہے۔ ۵۴ یہ ہے کہ کسی حتمی معاملہ کے متعلق ہو تو تعلیمی نصاب کی شیعہ سنی بنیاد پر تقسیم ایک حتمی معاملہ معلوم ہوتا ہے۔

جناب عبدالحفیظ پیرزادہ وزیر تعلیم:- جناب والا آپ کی اجازت سے میں مولانا صاحب کی توجہ برسوں کے وقفہ سوالات کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ غالباً مولانا صاحب کو یاد ہوگا کہ ایسا ہی سوال مفتی محمود صاحب نے کیا تھا۔ اب مولانا عبدالحق صاحب تیسری مرتبہ اس تحریک التواء کو پیش کر رہے ہیں۔ حالانکہ جس فیصلہ کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ یہ کوئی فیصلہ نہیں ہے۔ میں نے اس قدر کہا تھا کہ دینیات کے سلسلہ میں پہلی اکتوبر سے نیا نصاب آرہا ہے۔ صدر صاحب نے صرف اس قدر بات کی ہے۔ اور اجازت دی ہے۔ کہ اس بارہ میں ایک کمیٹی فیصلہ کرے، جس میں دونوں طرف سے علماء جن میں غالباً مولانا صاحب بھی شامل ہوں گے۔ اور مولانا کوثر نیازی اس کمیٹی کے چیئرمین ہوں گے۔ یہ کمیٹی پہلی اکتوبر تک فیصلہ کر دے

اس لئے میں مولانا عبدالحق صاحب سے گذارش کروں گا۔ کہ اس وقت تک اس تحریک التواء کے پیش کرنے کی ضرورت نہیں ان کو اس سلسلہ میں کوئی تشویش نہیں ہونی چاہیئے۔

مولانا عبدالحق صاحب :- جناب سپیکر صاحب! یہ تو اخباروں میں آچکا ہے۔ اور ساری قوم کو اس پر تشویش ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی :- جناب میں مولانا عبدالحق صاحب کی تحریک التوا کی تائید میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

سپیکر :- میں مولانا عبدالحق صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر اس معزز ایوان کا ایک معزز وزیر یقین دلادے کہ ابھی فیصلہ حتمی نہیں ہے کمیٹی فیصلہ کرے گی تو کیا وہ تحریک واپس لے سکتے ہیں۔ بعد میں اگر ایسا کوئی وقوعہ پیش آجائے تو پھر آپ کر سکتے ہیں۔

مولانا عبدالحق صاحب :- میرا بحث کرنا مقصد نہیں، صرف سمجھنا مقصود ہے یہ تو معلوم ہے کہ شیعہ حضرات ایسا مطالبہ کر چکے ہیں۔ الگ نصاب تعلیم جاری کرانے کا۔ اگر کمیٹی جس کا وزیر تعلیم صاحب نے ذکر کیا ہے کے متعلق کوئی قطعی یقین دہانی ہو جائے کہ وہ ایسا فیصلہ نہیں کرے گی تب مجھے اطمینان ہو گا۔

سپیکر :- نہیں وہ کہتے ہیں کہ کمیٹی فیصلہ کرے گی۔ تو معزز ارکان اسمبلی کو قدرتی طور پر اطمینان کرنا چاہیئے۔

شاہ احمد نورانی :- جناب سپیکر صاحب اگر۔۔۔

سپیکر :- بحث کی اجازت اس لئے نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔۔ تو کیا مولانا میں یہ سمجھوں کہ آپ نے تحریک واپس لے لی ہے۔

مولانا عبدالحق صاحب :- جناب عالی اگر وزیر تعلیم کی یقین دہانی ہو جائے کہ کمیٹی جو بھی نصاب بنائے گی اس میں تقسیم نہیں ہو گی ——— ملکی اتحاد اور سالمیت مقصد ہے۔

سپیکر صاحب :- وہ اس وقت نہیں کہہ سکتے کہ کمیٹی کس طرح فیصلہ کرے گی۔ تو جس بات کا فیصلہ نہ ہو، اور ہو سکتا ہے کہ آپ خود بھی فیصلہ کرنے والوں میں ہوں تو کیسے کہا جا سکتا ہے۔ تو اس تحریک کو زیر بحث لانا بیکار ہے۔

شاہ احمد نورانی :- مولانا عبدالحق صاحب کا مقصد یہ ہے کہ کمیٹی کا غور کرنا ہی ملک میں افتراق پیدا کرنا ہے اور ملکی سالمیت کے خلاف ہے۔